ناجائز وسیلہ پر ایک دلیل کا جائزہ!

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

عبدالرحمن بن سعد بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَخَدِرَتْ رِجْلُه، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا لِرِجْلِكَ؟ قَالَ : اجْتَمَعَ عَصْبُهَا مِنْ هَاهُنَا، فَقُلْتُ : ادْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ فَانْبَسَطَتْ .

''میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔آپ کا پاؤں سُن ہو گیا۔ میں نے عرض کی: ابوعبدالرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا؟ فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھنچ گئے ہیں۔عرض کیا: اپنی محبوب ہستی کو یاد کریں۔آپ نے یا محمد! کہا۔اسی وقت پٹھے کھل گئے۔''

(الأدب المُفرد للبخاري : 924، مسند عليّ بن الجَعد : 2539، عمل اليوم واللّيلة لابن السنّي : 173، طَبَقَات ابن سعد : 154/4، تاريخ ابن مَعِين : 2953)

سند''ضعیف'' ہے۔اس کا دارومدار ابو اسحاق سبیعی پر ہے، جو''مدلس'' ہیں۔ مسلم اصول ہے کہ ثقہ''مدلس'' جب بخاری ومسلم کے علاوہ عن یا قال سے بیان کرے،تو روایت ضعیف ہوتی ہے،تا آنکہ وہ سماع کی تصریح کرے۔

الادب المفرد کی سند میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ (169) میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ابوبکر بن عیاش (171)، اسرائیل بن یونس (173) اورزہیر بن معاویہ نے متابعت کر رکھی ہے، لیکن کسی روایت میں ابواسحاق نے سماع کی تصریح نہیں کی۔ لہٰذا یہ روایت ابواسحاق سبیعی کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

غریب الحدیث لابی اسحاق حربی (673/2) میں ابواسحاق سے شعبہ روایت کر رہے ہیں، تدلیس کا شبہ رفع ہوا، لیکن اس سند میں ابواسحاق کا استاذ مبہم و نامعلوم ہے۔